ماڈیول نمبر 1			سبق نمبر27: فراق گورکھپوری،تلوک چند			
		زبان کی مہارتیں				
سبق نمبر	سبق کا نام	سننا بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف قواعد اسلوب	سرگرمیاں عملی کام
27	فراق گورکھپوری تلوک چند محروم	نئے الفاظ اپنی گفتگو میں استعمال کرنا	رباعیات کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا	سوالات کے جوابات	نظم کی صنف رباعی	رباعیات کا مطالعہ کرنا

فراق کی رباعیات کا خلاصہ:

رباعی 1:

شاعری دنیا کی مختلف تہذیبوں کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ تہذیبیں زمان و مکان کے صحرا میں کھوجاتی ہیں۔ حالانکہ ان کی زندگی کئی صدیوں پر محیط ہوتی ہے لیکن آخرکار انہیں زوال آہی جاتا ہے۔ لیکن شاعر اکیلے میں سوچتا ہے کہ تہذیبوں کے زوال کی کیا وجہ ہوسکتی ہے۔ یہ سوال نہیں بلکہ ہمارے سوچنے اور غور کرنے کے لئے ایک اہم نکتہ ہے۔ یعنی شاعر ہمیں تحریک دیتا ہے کہ ہم تہذیبوں کے زوال کی وجوہات پر غور کریں اور اپنی تہذیب کو زوال پذیر ہونے سے بچانے کی کوشش کریں۔

رباعی 2:

دوسری رباعی میں فراقؔ عورت کے پاکیزہ وجود پر بات کررہے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ عورت وہ ہستی ہے جو مرد کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کے غموں اور اس کے دکھ درد کو تسلی اور حوصلے کے مرہم سے مٹادیتی ہے۔ یہ عورت ہی ہے جو سنسار کے تپتے ہوئے ویرانے میں سکھ اور شانتی، امن و سلامتی کی ہری کھیتی کی مانند ہے۔

محروم کی رباعی کا خلاصہ:

رباعی 1:

تلوک چندمحرومؔ نے پہلی رباعی میں مذہب کو ماننے والے لوگوں پر سوالیہ نشان لگایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مذہب تو نیکی اور اچھائی کا پیغام دیتا ہے۔ یہ مذہب ہی ہے جو انسان کو حسنِ عمل، کردار اور نیکی کی راہ پر چلنے کی تلقین کرتا ہے۔ پھر یہ کیسی بات ہے کہ اسی مذہب کو ماننے والے انسان، مذہب کے نام پر لڑائی جھگڑا کرکے اسے بدنام کرتے ہیں۔

رباعی 2:

دوسری رباعی میں محرومؔ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے زندگی کو مثبت طریقے سے گزارنے کا طریقہ بتاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انسان کو فطرت کی دی ہوئی بڑی نعمت یعنی خوشی اور مسرت کو کھوکر ملول اور غمگین نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اگر انسان

غمگین ہوگا تو اس کے قریبی لوگ بھی اسے ملول اور غمگین دیکھ کرغمگین ہوجائیں گے۔ زندگی کی حقیقت تو یہی ہے کہ اسے انسان ہنس کر گزارے یا پھر رو رو کر گزار دے، زندگی تو ہر حال میں گزرجاتی ہے۔ تو پھر اسے روکر کیوں گزارا جائے؟ لہٰذا شاعر نصیحت کرتا ہے کہ زندگی کو ہنس کر اور مسرت کے ساتھ گزارنا چاہیے۔

فراق گورکھپوری کا مختصر تعارف:

فراق گورکھپوری کا اصل نام رگھوپتی سہائے اور تخلص فراقؔ ہے۔ وہ 18 اگست 1896 کو گورکھپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ الہ آباد یونیورسٹی میں انگریزی کے لکچرر مقرر ہوگئے۔فراقؔ گورکھپوری نے ایسے وقت میں اردو غزل کی تحریک کو جلا بخشی جب ہر طرف نظم کا ڈنکا بج رہا تھا۔ اسی لئے فراقؔ کو اردو غزل کا اہم ستون قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ فراقؔ انگریزی کے لکچرر تھے اس لئے انگریزی ادب کے عمیق مطالعے نے ان کی غزل کو نئے مضامین اور اسلوب سے ہم آہنگ کردیا۔ فراقؔ غزل کے ساتھ ساتھ رباعیات کے لیے بھی جانے جاتے ہیں۔ ان کی رباعیات کا مجموعہ ’روپ‘ مقبول خاص و عام ہے۔ فراق کی بیشتر رباعیات کے مضامین عشقیہ ہیں جب کے رباعی کے روایتی مضامین دنیا کی بے ثباتی اور پند و نصیحت وغیرہ ہیں۔ فراق ؔ کی رباعیات کی اصل شناخت یہ ہے کہ وہ اپنے محبوب کا سراپا اس خوبصورتی سے بیان کرتے ہیں کہ آنکھوں میں ایک تصویر ابھر آتی ہے۔ فراقؔ نے اپنی رباعیات میں ہندو فلسفے کو بھی پیش کیا ہے جس سے رباعی کا موضوعاتی کینوس وسیع ہوگیا ہے۔

تلوک چند محروم کا تعارف:

تلوک چند محرومؔ موجودہ پاکستان کےعلاقے مغربی پنجاب کے ضلع میانوالی کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے انگریزی میں بی۔اے تک تعلیم حاصل کی اور پھر زندگی بھر اردو کی درس و تدریس میں مشغول رہے۔ تلوک چند محروم کا ادبی مرتبہ اردو نظم کے ممتاز شاعر کی حیثیت سے قائم ہے۔ محرومؔ نے دیگر اصناف میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن نظم کے بعد انھوں نے رباعیات کو خاص مقام دیا۔ ان کی رباعیات کے مضامین فطرتِ حسن، اعلی اخلاق اور ادب وغیرہ جیسے موضوعات پر مشتمل ہیں۔ محرومؔ کی رباعیات کی زبان صاف اور طرزِ بیان سنجیدہ ہے۔

خاص باتیں:

۱۔ فراق کی رباعیات:

زیرمطالعہ سبق میں فراقؔ گورکھپوری کی دو رباعیات دی گئی ہیں:

* فراقؔ نے پہلی ر باعی میں مختلف تہذیبوں کی تاریخ یاد دلانے کی کوشش کی ہے۔

* فراقؔ کی رائے میں تہذیبیں صدیوں تک زندہ رہتی ہیں۔

* لیکن ایک وقت وہ بھی آتا ہے جب وہ وقت اور مقام کے صحرا میں کھوجاتی ہیں۔

* اس رباعی کے آخری مصرعے میں فراقؔ ایک سوال پیش کرتے ہیں کہ آخر کیا وجہ ہے جو تہذیبیں زوال پذیر ہوجاتی ہیں۔

* فراقؔ کے اس سوال میں کئی جواب پوشیدہ ہیں جن پر غور کرنے کی دعوت شاعر قاری کو دیتا ہے۔

۲. تلوک چند محروم کی رباعیات:

زیر مطالعہ سبق میں تلوک چند محروم کی دو رباعیات دی گئی ہیں:

* پہلی رباعی میں محروم نے مذہبی رواداری، نیکی، سچائی اور بھائی چارے کی تعلیم دی ہے۔

* شاعر نے مذہب کو یکجہتی، سچائی اور نیک اطواری کی تعلیم دینے والا بتایا ہے۔

* شاعر رباعی میں اس بات پر حیرانی کا اظہار کرتا ہے کہ جب مذہب امن و سلامتی، بھائی چارے اور یکجہتی کی تعلیم دیتا ہے تو پھر مذہب کو ماننے والے لوگ مذہب کے نام پر لڑائی جھگڑا کیوں کرتے ہیں۔

* دوسری رباعی میں محرومؔ خوشی اور مسرت کی اہمیت بیان کرتے ہیں۔

* زندگی تو ہر حال میں گزرجاتی ہے، پھر چاہے اسے روکر گزاریں یا ہنس کر۔

* اس لیے شاعر نصیحت کرتا ہے کہ زندگی کو ہنسی خوشی گزارنا چاہیے۔

سمجھنے کی باتیں:

* فراقؔ گورکھپوری اور تلوک چند محرومؔ کے بارے میں معلومات دے سکیں گے۔

* رباعی کی تعریف بیان کرسکیں گے۔

* رباعی کے موضوعات بیان کرسکیں گے۔

* غزل اور نظم کے مقابل رباعی کی ہیئت میں فرق بتاسکیں گے۔

* فراقؔ اور محرومؔ کی رباعیات کے موضوعات کی خصوصیات بیان کرسکیں گے۔

* فراقؔ اور محرومؔ کی رباعیات کے شعری محاسن پر گفتگو کرسکیں گے۔

* فراقؔ اور محرومؔ کی رباعیات کے مفہوم پر اظہارِ خیال کرسکیں گے۔

متن پر مبنی سوالات:

مختصر جواب والے سوال:

* شاعر کے مطابق تہذیبیں کہاں کھوجاتی ہیں؟

* شاعر تہذیبوں کے بارے میں کیا سوچتا ہے؟

* شاعر نے سنسار کے لیے کون سی تشبیہ استعمال کی ہے؟

* شاعر نے شانت کی ہری کھیتی کسے کہا ہے؟

* تلوک چند محروم کے مطابق مذہب کی زبان پر کیا پیام ہے؟

* شاعر کے مطابق مذہب کیا پیغام دیتا ہے؟

طویل جواب والے سوال:

* رگھوپتی سہائے فراقؔ کی رباعیات کے موضوعات پر اظہارِ خیال کیجئے۔

* تلوک چند محروم کی رباعیات کی خصوصیات پر مفصل نوٹ لکھئے۔

* تلوک چند محرومؔ کی رباعیات کے شعری محاسن بیان کیجئے۔

* فراقؔ کی رباعیات کے شعری اسلوب پر اپنی رائے لکھئے۔

****